رسائل و مسائل

رویت ہلال کا مسئلہ

سوال۔ پاکستان میں رویت ہلال کے بارے میں کم و بیش تیرہ سال سے اختلاف ہی چلا آرہا ہے۔ اکثر سنجیدہ آدمیوں کو کہتے سنا ہے کہ مسلمان عید جیسی تقریب پر بھی اتفاق کا ثبوت نہیں دیتے اور مختلف مقامات پر ایک دن عید نہیں ہوتی۔ کیا اس صورتِ حال کو کسی طرح ختم نہیں کیا جا سکتا؟

اس معاملے کا ایک دوسرا پہلو بھی غور طلب ہے اور وہ یہ ہے کہ آیا ایک جگہ چاند کا نظر آجانا دوسرے مقامات کے لیے قابلِ اعتبار ہو سکتا ہے؛ مثال کے طور پر اگر چاند کی رویت کراچی میں صحیح بھی مان لی جائے تو کیا یہ ممکن ہے کہ چاند لاہور میں بھی اُسی دن نظر آجائے حالانکہ دونوں کے عرض البلد میں فرق ہے۔ براہِ کرم اس مسئلے پر اظہارِ خیال فرمائیں کہ اس انتشار و اختلاف کو رفع کرنے کی کیا شکل ہو سکتی ہے؟

جواب۔ عید کے موقع پر رویتِ ہلال کے سلسلہ میں جو گڑبڑ ہوئی ہے وہ کوئی نئی چیز نہیں ہے۔ اس سے پہلے بھی پاکستان میں کئی بار یہ صورت رونما ہو چکی ہے اور اس سے عام مسلمانوں میں بڑی پریشانی پیدا ہوتی رہی ہے۔ افسوس اس بات کا ہے کہ پاکستان قائم ہونے سے پہلے متحدہ ہند میں کبھی اس طرح انتشار برپا نہیں ہوا تھا۔ اب اگر حکومت اور علماء باہمی تعاون سے کام کریں تو اس انتشار کو بآسانی رفع کیا جا سکتا ہے۔ میرے نزدیک اس کی صحیح صورت یہ ہے کہ پاکستان کے ہر ضلع میں دو عالم ایسے مقرر کیے جائیں جن کا

اپنے علاقہ میں بھی اعتماد ہو اور ان کے ضلع سے باہر بھی لوگ اُن کو جانتے ہوں اور ان پر اعتماد رکھتے ہوں۔ اسی طرح ڈھاکہ، کراچی اور لاہور میں پانچ پانچ علماء کی ایک مجلس مقرر کر دی جائے جو عام طور پر ملک میں قابلِ اعتماد سمجھے جاتے ہوں۔ حکومت کی طرف سے اضلاع کے علماء کو یہ سہولت بہم پہنچائی جائے کہ اپنے شہر سے مذکورہ بالا تینوں مراکز میں سے کسی ایک مرکز پر وہ بذریعہ ٹیلیفون ہلال کے دیکھے جانے یا نہ دیکھے جانے کی اطلاع رات کے نو بجے تک پہنچا دیں۔ ان تینوں مراکز کے علماء ان اطلاعات کی بنا پر اور خود اپنے شہر اور آس پاس کے علاقوں کی اطلاع کی بنا پر یہ فیصلہ کریں کہ چاند ہوا ہے یا نہیں ہوا ہے۔ نیز یہ تینوں مراکز باہم ٹیلیفون پر اپنی اطلاعات کا تبادلہ بھی کریں۔ اور پھر ان تینوں مرکزوں میں سے کسی ایک مرکز سے آخری فیصلہ ریڈیو پر کوئی عالم نشر کرے اور وہ ایسا عالم ہونا چاہیے جس کی آواز بالعموم ملک میں پہچانی جاتی ہو، مثلاً مفتی محمد شفیع صاحب جن کی آواز ملک میں لاکھوں آدمی پہچانتے ہیں یا اور کوئی دوسرا شخص جس کی آواز پہچاننے والے ملک میں ہزاروں لاکھوں آدمی موجود ہوں۔ ریڈیو پر اطلاع ایک وقتِ معیّن میں نشر ہونی چاہیے۔ مثلاً رات کے دس بجے۔ اور پہلے سے یہ چیز ملک میں معلوم ہونی چاہیے کہ فلاں وقتِ مقررہ پر ریڈیو سے چاند کا اعلان ہوگا۔ اس طرح آسانی سے انتشار ختم کیا جا سکتا ہے۔ ٹیلیفون پر بالعموم آواز پہچانی جاتی ہے۔ اگر کوئی معتبر عالم اطلاع دیں گے تو وہ بھروسے کے قابل ہوگی۔ اس طرح ریڈیو پر بھی آواز پہچانی جاتی ہے۔ ملک کے لوگوں کو مطمئن کرنے کے لیے یہ صورت بھی اختیار کی جا سکتی ہے کہ دو تین علماء باری باری بیان نشر کریں۔ لوگ ان کی آواز پہچانیں گے اور ان کے قول پر اعتماد کریں گے۔

بہر حال اس ملک کے باشندے دینی معاملات میں جو اعتماد علماء پر رکھتے ہیں وہ کسی اور پر نہیں رکھتے۔ برسرِ اقتدار لوگوں کو "مُلّا" سے جو بھی نفرت ہے، ہوا کرے۔ مگر دینی معاملات میں عام مسلمان بہر حال "مُلّا" ہی پر بھروسہ رکھتا ہے۔ یہ کسی طرح ممکن نہیں ہے

کہ ریڈیو پر کوئی خاتون خبریں سناتے ہوئے چاند ہونے کی اطلاع دیں اور ان کے ارشاد پر ملک میں روزے رکھے اور توڑے جائیں۔ جن لوگوں کو اس ملک میں حکومت کرنی ہے انہیں اپنی قوم کے مزاج اور اس کی روایات کا لحاظ کرنا ہی پڑے گا ورنہ بجز اس کے کہ کشمکش پیدا ہو اور کچھ حاصل نہ ہوگا۔

اختلافِ مطالع کی بنا پر ایک جگہ چاند نظر آنے اور دوسری جگہ نظر نہ آسکنے کا مسئلہ بھی ہمارے لیے زیادہ موجبِ تشویش نہیں ہونا چاہیے۔ فقہائے احناف کا عام مسلک اس معاملے میں یہ ہے کہ مطلع کا اختلاف شرعاً معتبر نہیں ہے اور ایک جگہ سے رؤیت کی شہادت یا خبر یقینی طور پر جس دوسری جگہ بھی پہنچ جائے، وہاں کے لوگ اس پر عمل کر سکتے ہیں۔ تاہم اختلافِ مطالع کا لحاظ اگر رکھا بھی جائے، تب بھی ایک ہی ملک کے مختلف حصوں میں عملاً رؤیت پر اس کا کوئی بُرا اثر نہیں پڑ سکتا اور کوئی وجہ نہیں کہ مثلاً کراچی کی رؤیت کو لاہور کے لیے قابلِ اعتبار نہ سمجھا جائے۔ اسلام عامۃ الناس کے لیے ایک سیدھا سادا دین ہے جس کے احکام کو منطبق کرنے کے لیے غیر ضروری تکلفات کی حاجت نہیں ہے۔ رؤیتِ ہلال کے معاملے میں بھی یہ ضروری نہیں کہ جن چھوٹے یا بڑے مقامات پر چاند دکھائی دے پہلے ان کے اور ان کے ہم مطلع مقامات کا تعین علمِ ہیئت و ریاضی کے باریک اصولوں کے مطابق کیا جائے اور پھر صرف انہی مقامات میں چاند ہونے کا اعلان کیا جائے۔

رؤیتِ ہلال کے مسئلے کو حل کرنے کی موزوں ترین صورت یہی ہے کہ پورے شرعی قواعد و ضوابط اور تحقیق و تفتیش کے بعد ملک کے کسی ایک مرکزی مقام سے چاند نظر آنے یا نہ آنے کا اعلانِ عام ایسے اصحاب کے ذریعے سے کیا جائے جن کے دین و تقویٰ پر عام مسلمانوں کو اعتماد ہو اور جن کی آواز ملک بھر میں پہچانی جاتی ہے۔ اور اس اعلان کو پورے ملک کے لیے معتبر تسلیم کیا جانا چاہیے۔